69934 ـ حج اور عمرہ كى نيت سے بغير احرام ميقات تجاوز كرنا

سوال

موسم حج ميں ميرى ڈيوٹى بطور ڈاكٹر لگى، مكہ داخل ہوتے وقت نہ تو ميں عمرہ كر سكتا ہوں اور نہ ہى احرام باندھ سكتا ہوں، مجھے كيا كرنا ہو گا، كيونكہ ڈيوٹى ختم ہونے كے بعد ميرے پاس دو دن ہونگے، اور ميں واپس جانے سے قبل عمرہ كى ادائيگى كرنا چاہتا ہوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر آپ اس سفر ميں عمرہ كرنے كا يقينى ارادہ نہيں ركھتے تو پھر آپ كو ميقات سے احرام باندھنا لازم نہيں، اور اگر بعد ميں آپ عمرہ كرنا چاہيں تو آپ حرم كى حدود سے باہر جا كر مثلا تنعيم وغيرہ احرام باندھ كر عمرہ كر ليں.

ليكن اگر آپ اس سفر ميں عمرہ كرنے كا ارادہ ركھتے ہوں تو پھر آپ كے ليے ميقات سے احرام باندھنا واجب ہے، كيونكہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كى حديث ميں ہے:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اہل مدينہ كے ليے ذوالحليفہ اور اہل شام كے ليے جحفہ، اور اہل نجد كے ليے قرن منازل، اور اہل يمن كے ليے يلملم ميقات مقرر كيا، اور فرمايا: يہ تو ان كے ليے ہيں، اور جو بھى اس كے رہنے والوں كے علاوہ ان كےپاس سے گزرے اور وہ حج اور عمرہ كرنا چاہتا ہو تو اس كے ليے بھى يہ ميقات ہيں، اور جو ان كے اندر ہيں تو اس كے احرام كى جگہ اس كى رہائش ہے، اور اسى طرح حتى كہ اہل مكہ مكہ سے ہى احرام باندھيں گے "

صحيح بخارى حديث نمبر (1454) صحيح مسلم حديث نمبر (1181)

چنانچہ جو شخص بھى حج يا عمرہ كا ارادہ ركھتے ہوئے ان ميقات سے گزرے اس يہاں سے احرام باندھنا واجب ہے، اور اگر وہ ان ميقات كے اندر رہائش پذير ہو تو وہ اپنى جگہ سے ہى احرام باندھےگا، اور اگر مكہ ميں رہتا ہو تو حج كے ليے اپنى جگہ سے ہى اور عمرہ كے ليے حرم كى حدود سے باہر حل مثلا تنعيم يا عرفات ميں كسى بھى جگہ سے احرام باندھ سكتا ہے؛ كيونكہ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كى حديث ميں ہے:

" جب انہوں نے حج کے بعد عمرہ کرنا چاہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائی کو حکم دیا کہ وہ انہیں حل کی طرف لے جائیں تا کہ وہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لیں "

متفق علیہ.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (32845) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

اور اگر حج یا عمرہ کرنے کی غرض سے ان میقات سے بغیر احرام کی نیت کیے ہی گزر جائے تو اسے اس میقات پر واپس جانا لازمی ہے جہاں سے وہ گزرا تھا تا کہ وہاں سے احرام باندھ سکے، اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ اپنی جگہ سے ہی احرام باندھتا ہے تو جمہور علماء کرام کے ہاں اسے ایك بکری ذبح کر کے حرم کے فقراء میں تقسیم کرنا ہو گی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی شخص موسم حج میں ملازمت کے لیے مکہ جائے اور ان کی رہائش مکہ سے باہر ہو اور انہوں نے میقات سے احرام نہ باندھا ہو تو وہ کہاں سے احرام باندھیں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" جب تم وہاں کام کی غرض سے گئے ہو تو حج یا عمرہ کا احرام میقات کے اندر اپنی جگہ سے ہی باندھیں؛ کیونکہ وہ ملازمت اور کام کی نیت سے وہاں گیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میقات کے ذکر میں فرمان ہے:

" اور جو کوئی ان میقات کے اندر ہو اس کے احرام کی جگہ وہی ہے جہاں وہ رہتا ہے، حتی کہ اہل مکہ مکہ سے "

لیکن آپ میں سے میقات سے گزرتے وقت جو شخص حج یا عمرہ کرنے کا عزم رکھتا تھا اور اس نے میقات سے احرام نہیں باندھا تو اسے اس میقات پر واپس جانا چاہیے تا کہ وہ وہاں سے احرام باندھ سکے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کرتے وقت فرمایا تھا:

" یہ میقات ان کے لیے ہیں اور جو یہاں کے رہنے والوں کے علاوہ دوسرے یہاں سے گزیں اور ان کا حج یا عمرہ کا ارادہ ہو ان کے لیے بھی میقات ہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 140).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" بغیر احرام میقات تجاوز کرنے والا دو حالتوں سے خالی نہیں:

یا تو وہ اس کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا ہے، تواس وقت اسے اس میقات پر واپس جانا لازمی ہے تا کہ وہاں سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ سکے، اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس نے واجبات میں سے ایك واجب ترك کیا ہے اس بنا پر اہل علم کے ہاں اس کے ذمہ فدیہ اور دم لازم آتا ہے وہ ذبح کر کے مکہ کے فقراء میں تقسیم کرے.

اور اگر اس نے میقات تجاوز کیا تو اس کی نیت نہ تو عمرہ کرنے کی تھی اور نہ ہی حج کی تو اس حالت میں اس پر کچھ لازم نہیں آتا " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (21) سوال نمبر (341).

واللہ اعلم .